روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴ / ۳۹ | سوموار ۲۳ شوال ۱۴۰۹ھ ۲۹ ہجرت ۱۳۶۸ ہش ، ۲۹ مئی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع کیمطابق پیارے آقا کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کی ہر لمحہ تائید و نصرت فرمائے اور ہر مرحلے پر معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور حضور کو جلد کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں لائے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اُس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذبہ جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالےٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلشانہ" اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے تو قادرِ مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف و کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرامِ فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔

خدا تعالےٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں۔ بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد صاحب (احمد کلینیکل لیبارٹری، ربوہ) ابن مکرم چوہدری بشیر احمد خان صاحب کا ٹھکڑھی کا ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں دل کا آپریشن ہونیوالا ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی اور جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد انور صاحب چیمہ (ایم۔ اے۔ ایم۔ ایڈ) جو ان دنوں ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں اپنی اہلیہ صاحبہ کے علاج کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ جہاں وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ محترمہ بھاوج صاحبہ کو خدا کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں سے پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد غضنفر چیمہ
انسپکٹر مال آمد

نائب صدر موصیات کا انتخاب

اگر کسی لجنہ نے نائب صدر موصیات کا انتخاب ابھی تک نہیں کروایا۔ وہ فوری انتخاب کروائیں اور منتخب ہونے والی موصیہ کا نام معہ وصیت نمبر اور پتہ۔ نیز ان کا نام کس بہن نے پیش کیا معہ نام وصیت نمبر و پتہ اور تائید کس بہن نے کی معہ نام۔ وصیت نمبر اور پتہ اور انہوں نے کتنے ووٹ حاصل کئے۔ اسی طرح دوسرے اور تیسرے نمبر پر ووٹ حاصل کرنے والی بہنیں معہ تفصیل کے۔ ناظر اعلیٰ صاحب صدر انجمن احمدیہ کو منظوری کیلئے بھجوائیں۔ تاکہ آئندہ تین سالوں کے لئے نائب صدر موصیات کی جلد منظوری ہو سکے۔

(سیکرٹری وصیت لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل ربوہ
روزنامہ
پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد ۔ مطبع: ضیاء الاسلام
پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ ۔ قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

۲۹ ہجرت ۱۳۶۸ ہش ۲۹ مئی ۱۹۸۹ء

فنا اور بقاء

زندگی کیا ہے ۔ اور ۔ موت کیا ہے ۔ ظاہری آنکھوں سے دیکھ جائے تو زندگی چلنے پھرنے کھانے پینے کام کاج کرنے اور اپنے خیالات کے اظہار کی طاقت کا نام ہے ۔ اور موت ان سب چیزوں سے محروم ہونے کو کہتے ہیں ۔ جب انسان سانس تک نہیں لے سکتا ۔ کام کاج کرنا تو درکنار ۔ اسے موت کہتے ہیں ۔ جب انسان اس دنیا کے دروازے سے نکل جاتا ہے اور پھر کبھی واپس نہیں آسکتا تو اسے مرا ہوا یا وفات یافتہ کہتے ہیں ۔

لیکن باطنی آنکھوں سے دیکھا جائے تو مفہوم بالکل بدل جاتا ہے ۔ کچھ لوگ کھاتے پیتے چلتے پھرتے کام کاج کرتے ہوئے بھی موت کی آغوش میں ہوتے ہیں ان کی زندگی نہ ان کے کسی کام کی ہوتی ہے نہ کسی اور کے کسی کام آتی ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسرے لوگ انہیں متحرک دیکھ کر دل میں دعائیں کر رہے ہوں کہ یہ شخص نہ ہی رہے تو اچھا ہے ۔ اور کچھ اور لوگ ہوتے ہیں کہ انہوں نے سانس لینے والی زندگی کے دوران اچھے دن گزارے ہوتے ہیں ۔ اچھے کام کرتے ہیں لوگوں کے کام آتے ہیں لوگوں کے ذہنوں اور دلوں میں محبت کی زندگی گزارتے ہیں ۔ ایسے لوگ اس دنیا سے چلے بھی جائیں تو گویا زندہ ہی ہوتے ہیں ۔ لوگ انہیں یاد کرتے ہیں ان سے پیار کرتے ہیں ۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ ان کے کاموں کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ان کی نیکیوں کو دنیا میں پھیلاتے ہیں ۔ یہ لوگ مر کر بھی زندہ رہتے ہیں ۔

ہمیں ایسی ہی زندگی درکار ہے ۔ زندہ ہوں تو نیکیاں کریں ۔ لوگوں کے کام آئیں ۔ لوگوں کے دلوں میں جگہ بنالیں ۔ اور اس دنیا سے گزر جائیں تو لوگ نیک نامی سے ہمارا ذکر کریں ۔ ہماری باتوں کو ۔ ہمارے کاموں کو مشعل راہ بنائیں ۔ خود ویسے کام کریں ۔ اوروں کو ویسے کام کرنے کی تلقین کریں ۔ یہ زندگی اصل زندگی ہے اس کا نام بقاء ہے ۔ اس بقاء کی ہمیں خواہش کرنی چاہیئے ۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے ۔

○◎○

اِک گھاٹ انکو پانی بھی پینا نہیں پسند
مجھ کو یہ بود و باش یہ جینا نہیں پسند
میرا تو دل کھلا ہے ہر اک شخص کے لئے
اچھا ہوں یا بُرا، مجھے کینہ نہیں پسند

ابوالاقبال

جلتا سُورج کہ بدلتی ہوئی بدلی لکھ دے
جو بھی لکھنا ہے مرے باب میں جلدی لکھ دے

ان جزیروں پہ مسافر کوئی اُترا ہی نہیں
ساحلِ دید پہ اب تُو کوئی کشتی لکھ دے

صاحبِ اسم کوئی اسم مرے حصے میں
مرے ماتھے پہ کسی نام کی تختی لکھ دے

اب تو سب عام ہوئے لفظ کتابوں والے
لکھنے والے کوئی تحریر انوکھی لکھ دے

اس سے پہلے کہ بدل جائے کنارا اترا
ریگِ ساحل پہ کسی موج کی مستی لکھ دے

اے افقِ دیس کو اجیالنے والے سائیں
مصحفِ دل پہ کوئی چاند کہانی لکھ دے

یہ ہُنر عام ہے اب تُو بھی اسے سیکھ رشید
شہر کو دشت بنا، دشت کو بستی لکھ دے

رشید قیصرانی

پرتوِ حسیں

ہے پرتوِ حسیں ترے حسن و جمال کا
دنیا نہیں جہاں مرے خواب و خیال کا

کوچے میں تیرے پاؤں جو رکھا تو خوف کیا
کافر ہے وہ خیال ہے جس کو مآل کا

اس رہ گزارِ عمر کی منزل ہے جانفزا
میرا وصال نام ہے تیرے وصال کا

تیرے حضور جو بھی گیا عجز سے گیا
کس کو ترے حضور ہے دعویٰ کمال کا

مَیں ہو چکا ہلال مجھے اب قمر بنا
اب دور ختم کر مرے ضعف و زوال کا

تیرے خیال سے اسے فرصت نہیں ملی
دل میں گزر نہ ہو سکا رنج و ملال کا

شوقِ اذاں دیا ہے مجھے تو مرے خدا!
دے سوز و ساز و درد بھی اپنے بلالؓ کا

راجہ نذیر احمد ظفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مرزا طارق احمد - نوشہرہ

زیتون کے تیل کی افادیت

حضرت اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے پُرحکمت ہونے پہ ایک تازہ شہادت

قرآن کریم میں ایک سے زیادہ مرتبہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ ایسا نبی ہے جو تم کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے یعنی پر حکمت تعلیم دینے والا ہے۔

آپکی تعلیم کے پر حکمت ہونے اور مفید ہونے کا ایک تازہ سائنسی ثبوت زیتون کے تیل پر جدید طبی تحقیق کے نتیجے میں حال ہی میں سامنے آیا ہے۔ احادیث میں روایت ہے کہ رسول کریم صلعم زیتون کے تیل کو پسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے اسے کھاؤ بھی اور جسم پر (بیرونی طور پر) بھی لگاؤ۔

(حوالہ مسلم)

برطانیہ کے عالمی معیار کے مشہور طبی جریدے "برٹش میڈیکل جرنل" [BRITISH MEDICAL JOURNAL (BMJ)] میں چند ماہ پیشتر شائع ہونے والے ایک مقالے میں اس بات کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے کہ زیتون کے تیل کا استعمال تمام جسم کیلئے عموماً اور دل کے امراض کی روک تھام کیلئے خصوصاً انتہائی مفید ہے۔ مقالے کی سرخی یوں ہے:

"CARDIOVASCULAR PREVENTION: OLIVE OIL, AN UNDER-ESTIMATED AND UNDERUSED WEAPON"

یعنی دل کے جملہ امراض کی روک تھام کے لئے زیتون کا تیل ایک ایسا کارگر ہتھیار ہے جس کی افادیت اور استعمال پر کماحقہ توجہ نہیں دی گئی!

مقالہ نویس نے بیک وقت سات ملکوں (امریکہ، فن لینڈ، ہالینڈ، اٹلی، یوگوسلاویہ، یونان اور جاپان) میں کئے گئے ایک مطالعاتی جائزے (SURVEY) کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اس سروے سے یہ عجیب بات سامنے آئی کہ اٹلی اور یونان کے باشندوں میں باوجود امریکہ اور فن لینڈ (FINLAND) کے باشندوں جتنی چکنائی استعمال کرنے کے، دل کے امراض کا تناسب جاپان میں امراضِ قلب کے تناسب کے قریب ہے (واضح رہے کہ امریکہ اور فن لینڈ میں سکاٹ لینڈ کے بعد امراضِ قلب کی شرح دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے اور جاپان میں سب سے کم)۔

یورپ کے ان ملکوں میں استعمال ہونے والی خوراک کا جائزہ لیا گیا تو یہ بات معلوم ہوئی کہ اٹلی اور یونان میں زیتون کا تیل بکثرت استعمال کیا جاتا ہے!

کیا زیتون کا تیل ان ملکوں میں امراضِ قلب کی شرح کم رکھنے کا باعث ہے؟ اس سوال کا جواب معلوم کرنے کیلئے جدید ترین بنیادوں پر سائنسی تحقیقات شروع کر دی گئیں۔ چنانچہ اب تک کی تمام تحقیقات نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ دانتی زیتون کے تیل میں کچھ اس قسم کے اجزاء (خصوصاً اولیک ایسڈ OLEIC ACID اور لنولیک ایسڈ LINOLEIC ACID) پائے جاتے ہیں، اور خاصی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں، جو دل اور خون کی شریانوں کیلئے نہایت مفید ہیں اور ان کی موجودگی میں دل کے امراض ہارٹ اٹیک اور شریانوں کی سختی اور اس کے نتیجے میں ہائی بلڈ پریشر، اینجائنا ANGINA وغیرہ کے پیدا ہونے کا احتمال کم تر رہ جاتا ہے اور اس کا ایک اہم سبب خون میں کولیسٹرول CHOLESTEROL کی مقدار کو کم رکھنا بتایا گیا ہے۔

مقالے میں چار ایسی CLINICAL TRIALS کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ جن میں انسانوں پر زیتون کے تیل کے اثرات معلوم کرنے کے لئے تجربات کئے گئے تو ثابت ہو گیا کہ زیتون کا تیل خون میں فاضل کولیسٹرول جمع نہیں ہونے دیتا اور انسان اس کے مسلسل استعمال سے دل کی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

جگر اور پتے پر اثر:

زیتون کا تیل نہ صرف دل اور خون کے لئے مفید اور صحت بخش ہے بلکہ اسکے اجزاء جسم کے دیگر نظاموں پر بھی اچھا اثر ڈالتے ہیں۔ چنانچہ جدید سائنسی تجربات کے ذریعے سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ زیتون کا تیل پتہ (GALL BLADDER) سے صفراء (یعنی BILE) کے اخراج میں ممد اور محرک ہوتا ہے۔ پتہ و جگر میں صفراء (جو کہ نظام انہضام کیلئے ایک اہم اور ضروری مادہ ہے) کے انجماد اور STASIS (جمود) کو روکتا ہے۔ اس طرح سے زیتون کا تیل پتہ میں پتھری (GALL STONES) بننے کے امکانات کو کم سے کم تر کر دیتا ہے اور پتہ میں "سستی" (LAZY GALL BLADDER) پیدا نہیں ہونے دیتا!

ہڈیوں کی نشوونما اور مضبوطی:

زیتون کے تیل میں پائے جانے والے کیمیائی مادہ OLEIC ACID کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ ہڈیوں کی نشوونما (GROWTH) اور مضبوطی (MINERALIZATION) میں بھی انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ایک دافع سم عنصر حیاتین ای (VITAMIN-E) کی موجودگی:

وٹامن E زیتون کے تیل میں وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ ایک سو گرام تیل میں ۸ تا ۱۱ ملی گرام (mg) وٹامن ای موجود ہوتا ہے۔ حمل اور پھر بچوں کو دودھ پلانے کے عرصے میں وٹامن E کی خصوصی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح ضعیف العمری میں بھی وٹامن E کی نسبتاً ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ اس پر بھی ریسرچ ہو رہی ہے کہ کیا وٹامن E بڑھاپے کے عمل کو سست کر سکتا ہے یا نہیں؟

وٹامن ای ایک قدرتی مانع سم ہے یعنی ANTI-OXIDANT ہے اور جسم کے تمام خلیات میں شکست و ریخت کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مضرت رساں زہریلے مادوں کو پیدا ہونے سے روکے رکھتا ہے!

"A HEAT-STABLE OIL":

زیتون کے تیل کی ایک اہم خاصیت تیز درجہ حرارت پر بھی اپنی مفید ساخت اور خصوصیات کو برقرار رکھنا ہے جبکہ اکثر خوردنی تیل اور گھی زیادہ درجہ حرارت پہ ایک کیمیائی عمل آکسی ڈیشن (OXIDATION) کی وجہ سے اپنی ہیئت تبدیل کر لیتے ہیں اور ان میں مختلف مضرر رساں کیمیائی مادے مثلاً PEROXIDES، ALDEHYDES اور KETONES پیدا ہو جاتے ہیں۔ زیتون کے تیل میں OXIDATION سے بچاؤ کا سبب اس میں پائی جانے والی وٹامن E کی موجودگی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(اور تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ رحمٰن)

کھانا پکانے کے دوران درجہ حرارت تقریباً ۱۸۰ سنٹی گریڈ کے لگ بھگ ہوتا ہے اور OXIDATION کا کیمیائی عمل مونگ پھلی کے تیل میں ۲۲۰°C پہ، سورج مکھی اور سویابین کے تیل میں ۱۷۰°C اور مکھن میں ۱۱۰°C درجہ سنٹی گریڈ پہ واقع ہوتا ہے۔ اس کے برعکس زیتون کا تیل ۲۲۰ درجہ سنٹی گریڈ تک کے درجہ حرارت کو "برداشت" کر لیتا ہے اور اپنی ہیئت اور ساخت برقرار رکھتا ہے۔

بیرونی استعمال:

زیتون کے تیل کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک کہ اسے جسم پہ (بیرونی طور پر) بھی لگاؤ، بھی درست اور پر حکمت ثابت ہو چکا ہے۔ چنانچہ فالج، لقوہ میں پٹھوں اور اکڑے ہوئے جوڑوں پر اس کی مالش نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ مغربی ممالک میں زیتون کا تیل صابن اور مختلف کریموں میں استعمال ہوتا ہے جو جلد کی تروتازگی اور ملائمت برقرار رکھتے ہیں۔

امت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم رفقائے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اللہ ان سے راضی ہو) کا طریق اپناتے ہوئے آپ کے ہر فرمان پر عمل کو حرزِ جان بنائیں کہ اسی میں ہماری فلاح اور فائدہ پوشیدہ ہے۔

ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے قبول کئے جاؤ۔ (الوصیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قمر داؤد کھوکھر

ایک آسمانی کشتی

ایک وقت تھا جب کہا جاتا تھا کہ دنیا سائنسی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اور پھر کچھ ہی عرصہ بعد یہ کہا جانے لگا کہ دنیا اب ایٹمی دور میں داخل ہو گئی ہے۔ پھر خلائی دور کا آغاز ہوا۔ اور اب کمپیوٹر کی حکمرانی اور ٹیکنالوجی کا دور دورہ ہے۔ ادوار بدلتے رہے اور دنیا ترقی میں کہیں سے کہیں نکل گئی لیکن اس پر جو ایک خطرہ منڈلا رہا تھا وہ نہ ٹلا۔ یعنی تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ ——— دو عالمی جنگوں میں اہل دنیا کو جو خمیازہ بھگتنا پڑا اس کا خوف انسان کو تیسری عالمگیر جنگ سے محفوظ رکھے ہوئے ہے۔ لیکن تیسری عالمگیر جنگ یا تباہی کے خدشات ضرور موجود ہیں اور اسی کے خطرات افق دنیا پر منڈلاتے رہتے ہیں خدا سے دوری اور مادیت پرستی کے علاوہ اس کا سب سے بڑا سبب اسلحہ کی دوڑ ہے جس میں اس وقت دنیا کے قریباً تمام ممالک ہی شامل ہیں۔

ہر ملک کی سرحدیں تحفظ کی متقاضی ہیں۔ لیکن یہ تحفظ کیا شکل اختیار کر چکا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ایک طرف امریکہ نے اسلحہ کا جمعہ بازار لگا رکھا ہے تو دوسری طرف روس نے اسلحہ کے بہت بڑے ذخائر جمع کر رکھے ہیں۔ اور نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ دنیا کے بیشتر ممالک میں اپنے اڈے قائم کر کے وہاں اسلحہ کے انبار لگا دیئے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک اسلحہ بنا کر بیچنے کی ہوس کا شکار ہیں۔ تو دوسری جانب ترقی پذیر ملکوں میں انکا بنایا ہوا اسلحہ خریدنے کی ہوس بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور حالت یہ ہو گئی ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ۱۲ دسمبر ۱۹۶۴ء کے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں یہ کہنا پڑا کہ "ہم نے اپنا مستقبل سچ مچ اسلحے کی دوڑ کے نام گروی رکھ دیا ہے"۔

اسلحے کی اس دوڑ میں شدت کی وجہ سے ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ بڑھتا چلا جا رہا ہے ۱۹۴۵ء میں دنیا میں فقط تین ایٹم بم تھے اور ۱۹۸۵ء میں ان کی تعداد ۵۰ ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ جو اب یقیناً اس سے کہیں زیادہ ہو چکی ہو گی۔ یہ ہتھیار کتنے مہلک اور ہولناک ہیں اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ، روس، برطانیہ اور فرانس کے ایٹمی ہتھیاروں کی طاقت ہیروشیما پر گرائے جانے والے دس لاکھ ایٹم بموں کے برابر ہے۔ ان ہتھیاروں میں سے صرف اور صرف آٹھ یا اس سے بھی کم ہتھیار امریکہ اور روس کو صفحہ ہستی سے مٹا سکتے ہیں۔ جبکہ مزید ایک ہزار ہتھیار باقی دنیا کو اس بری طرح سے تباہ و برباد کر سکتے ہیں کہ پھر کرہ ارض زندگی کے قابل بھی نہ رہے گا۔

پس ایٹمی ہتھیاروں کی کثرت اور پھیلاؤ اور اسلحہ کی دوڑ تیسری عالمگیر جنگ کے خطرات کو مزید بڑھا رہے ہیں۔ روس کے صدر میخائل گورباچوف اپنی کتاب پرسٹرائکا (تشکیل نو) میں ان خطرات کی نشان دہی کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

"آج دنیا نہ صرف ایٹمی تباہی کے خطرے کے سائے میں جی رہی ہے بلکہ ہمیں بہت سے اہم مگر لاینحل سماجی مسائل کا بھی سامنا ہے۔ . . . . . اگر ہم سب مل جل کر ان مسائل کا متفقہ حل تلاش نہیں کرتے تو ہمارا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا۔ آج تمام ملک کسی نہ کسی صورت میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں اور ہتھیاروں کا ڈھیر خاص طور سے ایٹمی میزائلوں کے ذخیرے عالمی جنگ کی بنداء کو ممکن بنا سکتے ہیں۔ خواہ اس کا کوئی جواز ہو یا نہ ہو۔ خواہ وہ حادثاتی طور پر اچانک چھڑ جائے یا اس کا سبب تکنیکی غلطی ہو یا انسانی غلطی" ص ۱۵

تیسری عالمگیر جنگ کے خطرات کا پیدا ہونا ہمارے لئے یہ بات نئی نہیں۔ کیونکہ ہمیں پہلے ہی یہ خبریں دی جا چکی ہیں کہ آنے والے موعود کے زمانے میں دو طاقتیں ایسی ابھریں گی کہ دنیا دو حصوں میں بٹ جائے گی اور کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے خلاف جنگ کر کے اپنی تباہی کا آپ سامان پیدا کریں گی۔ جہاں تک عالمگیر تباہیوں کا ذکر ہے اس کی خبریں بھی سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ نے ایک صدی قبل خدا سے خبر پا کر دے دی تھیں۔ آپ نے پانچ عالمگیر تباہیوں کی خبریں دیں جن میں سے دو عالمگیر جنگیں دنیا دیکھ چکی اور ان کے نتائج تباہیوں کی صورت میں دنیا بھگت چکی ہے۔ اگلی تباہی کیسی ہو گی ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے روس کے صدر میخائل گورباچوف نے جہاں تیسری عالمگیر جنگ کے خدشات کا ذکر کیا ہے وہاں اس جنگ کی تباہیوں کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"ایٹمی جنگ سطح روئے زمین پر ساری مخلوقات تباہی کے منہ میں چلی جائیں گی۔ سب لوگ متفق ہیں کہ ایسی ایٹمی جنگ میں نہ کوئی جیتنے والا بچے گا نہ ہارنے والا رہے گا کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ یہ خطرہ جان لیوا ہے اور پوری انسانیت کے لئے ہے"۔

پھر مزید لکھتے ہیں۔

"آج کی دنیا کے تمام تضادات، سیاسی اور سماجی نظاموں کے اختلافات اور مختلف قوموں کے مختلف پسندیدہ موقفوں کے باوجود یہ دنیا ایک اکائی ہے۔ ہم سب ایک ہی جہاز میں سوار ہیں جس کا نام "زمین" ہے۔ اور ہمیں چاہیئے کہ اسے تباہ ہونے سے بچائیں کہ دوبارہ ہمارے لئے نوح کی کشتی مہیا نہیں کی جائیگی" ص ۱۶

جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ کی عالمگیر تباہیوں سے متعلق دو انذاری پیش گوئیاں پوری ہو چکی ہیں اور انذاری پیش گوئیاں توبہ و استغفار سے ٹل جایا کرتی ہیں اگر آج دنیا میں عالمی جنگ کا خطرہ موجود ہے اور اس کے مہیب سائے افق عالم پر بڑھتے چلے جا رہے ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ ایک آسمانی کشتی بھی انسان کی حفاظت کے لئے اس وقت دنیا میں موجود ہے۔ اگر آج کا انسان اور آج کی حکومتیں جنہیں عالمی جنگ کے خطرات درپیش ہیں اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف رجوع کریں اور اس زمانے میں خدا کی طرف سے جو کشتی احمدیت کی صورت میں خدا نے نازل کی ہے اس کشتی میں سوار ہو جائیں۔ تو وہ بچ سکتی ہیں۔ کیونکہ آج دنیا میں صرف احمدیت ہی وہ کشتی ہے جو زمینی نہیں بلکہ آسمانی ہے۔ جو خدائی حکم سے وجود میں آئی ہے اور جو دنیا کو امن کی ضمانت دیتی اور سلامتی کی نوید سناتی ہے۔ جو اس کشتی میں سوار ہو گا وہ مادیت کے سیلاب میں غرق نہ ہو گا۔ بلکہ وہ اس سیلاب سے بچایا جائے گا۔ کہ یہی خدا کا وعدہ ہے۔ لیکن ضرورت مالک حقیقی کی طرف رجوع کرنے اور اس آسمانی کشتی کی پہچان کی ہے۔

قبولیتِ دُعا

مکرم خدا بخش صاحب نزیروی کے ایک پوتے عزیزم منیب احمد صاحب کے متعلق گذشتہ ایام میں نمایاں کامیابیوں کی ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ مکرم صوفی صاحب اس سلسلہ میں فرماتے ہیں ———

خاکسار کے پوتے عزیزم منیب احمد صاحب نزیروی کی ترقیات حضرت امام جماعت احمدیہ (ثالث) کی قبولیت دعاء کا ایک عظیم الشان نشان ہیں۔

وہ اس طرح کہ ۱۹۸۰ء میں جب حضور انور امریکہ کے دورہ میں کیلیفورنیا تشریف لے گئے تو خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب نزیروی نے جو اس وقت وہاں تھے، اپنے بیوی بچوں سمیت حضور سے ملاقات کے موقع پر اپنے لڑکے عزیز موصوف کو پیش کرتے عرض کیا کہ حضور! یہ اپنی کلاس میں اول آیا ہے۔

اس پر حضور انور نے عزیز کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"منیب کلاس میں اول آنا کیا۔ سارے امریکہ میں اول آؤ"۔

چنانچہ ۱۹۸۵ء میں جبکہ یہ عاجز بھی وہیں تھا عزیز موصوف اپنے مضمون کمپیوٹر میں، جبکہ وہ ٹوئنٹی گریڈ میں تھے، سارے امریکہ میں اول آئے اور اس کے بعد پے در پے عزیز موصوف نے متعدد آل امریکہ نمایاں کامیابیاں حاصل کیں ماہ اکتوبر ۱۹۸۸ء میں جبکہ یہ عاجز لنڈن میں موجود تھا مذکورہ کامیابیوں سے متعلق ۱۵ عدد دستاویزات خاکسار کے لڑکے نے مجھے وہاں بھجوائیں۔ جو خاکسار نے حضرت امام جماعت احمدیہ (رابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بوقت ملاقات پیش کیں تو حضور نے انہیں بغور ملاحظہ فرمایا۔

اس موقع پر خاکسار نے عرض کیا کہ حضور دعا کریں کہ عزیز منیب کو بھی اللہ تعالیٰ ڈاکٹر عبدالسلام

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

— مکرمہ خورشید عطا صاحبہ بیگم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب عزیز آباد۔ کراچی

الفضل کے دوبارہ اجراء پر دلی مبارکباد قبول ہو۔ اللہ تعالیٰ اب اس نہر کو ہمیشہ جاری رکھے اور جماعت کی صفائی قلب اور ازدیاد ایمان کا باعث بنی رہے۔ موجودہ ہیئت الفضل کی بڑی دلکش ہے۔ شگفتگی اور تازگی کا احساس ہوتا ہے ہاتھ میں آنے کے بعد پورا پڑھے بغیر رہا نہیں جا سکتا۔ دقیق مضامین بڑی بڑی چابکدستی سے آسان لہجہ میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اس طرح عام پڑھا لکھا بھی اس سے پوری طرح مستفیض ہو سکتا ہے۔

— مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم طفیل احمد باجوہ صاحب دارالنصر وسطی ربوہ

الفضل کے دوبارہ اجراء پر جو خوشی ہم احمدیوں کو ہوئی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں کیونکہ ہر احمدی اس سے خوب واقف ہے۔ جس دن سے یہ نہر جاری ہوئی اس کے معطر پانی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں آج کی پیاس بجھانے کے بعد دوسرے دن کے شمارہ کے لئے انتظار کی گھڑیاں گننے لگتے ہیں۔ صبح کو جب تک الفضل مل نہ جائے کسی کام میں دل نہیں لگتا۔ نگاہیں بار بار دروازے کی طرف اٹھتی ہیں۔ جونہی الفضل آئے تو دل کی کلی کھل اٹھتی ہے بے اختیار منہ سے نکلتا ہے۔ میرے اللہ تعالیٰ کا فضل آگیا۔

ایک تو الفضل کے دوبارہ اجراء کی دوسرے آپکو الفضل کے ایڈیٹر بننے کی سعادت کی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمات بجالانے کی توفیق عطا کرے آپ کے قلم میں زیادہ سے زیادہ قوت و برکات عطا کرے۔ خدا کرے الفضل اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ ہمیشہ جاری و ساری رہے ہم سب قارئین بلکہ تمام دنیا میں بسنے والے اس کے فیوض و برکات سے تا قیامت مستفیض ہوتے رہیں۔

— محترمہ احمدی بیگم صاحبہ۔ عمر کالونی۔ لاہور

۲۶ مارچ کو میں ملتان اپنے بیٹے منصور ناصر کے پاس گئی کہ کچھ "اظہارِ تشکر" اس کے پاس جا کر بھی ہو جائے۔ میرے بیٹے نے اس سلسلے میں جو پروگرام بنائے اس میں کمپنی باغ کی سیر بھی رکھی گئی۔ اگلے دن ہم سب وہاں شام کو پہنچے اور گھومنے پھرنے کے بعد ایک جگہ چائے کے لئے بیٹھے تو میں باغ میں آنے والوں کو دیکھتی رہی سب اپنے آپ میں مگن گھوم پھر رہے تھے۔ ایک گروپ پر نظر پڑی تو احساس ہوا کہ بے راہ روی کا مظاہرہ برسرِ عام ہو رہا ہے یکدم احساس ہوا کہ میں تو اس چند افراد پر مشتمل گروپ کو راہ دکھانے کے لئے اپنے آپ کو کمزور پا رہی ہوں اور خدا تعالیٰ نے پوری دنیا کی خدمت ہمارے سپرد کی ہے یہ کیسے ہوگا۔ کیونکر ہوگا اس خیال کے ساتھ میں لرز گئی۔ پسینہ پھوٹ پڑا کہ ہم مٹھی بھر ہیں اور ادھر پوری دنیا۔ یہ تو ناممکن سی بات ہے۔ میری اسی ادھیڑ بن میں بیچے چائے سے فارغ ہو کر چلنے لگے۔ میں بھی اٹھی مگر عجیب کشمکش کے عالم میں چل پڑی۔ آنکھوں میں آنسو اور لبوں پر دعا تھی۔ چند قدم ہی چلی تھی کہ یہ احساس بیدار ہو گیا کہ جب سو سال پہلے بنیاد رکھی گئی تھی تو حضرت اقدس تو تن تنہا تھے۔ ہم تو اب ایک کروڑ ہیں پھر اس ذمہ داری سے گھبراہٹ کیسی۔ اس خیال سے اتنی قوت ملی کہ نہ پسینہ رہا نہ گھبراہٹ اور دل نے کہا کہ یہ کام وہی کریگا جس کے لئے کہا گیا ہے کہ

ع اک قطرہ تیرے فضل نے دریا بنا دیا

آپ کا پرچہ خدا کے فضل سے بہت عمدہ اور بہترین پایا۔ ہر انتخاب لاجواب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور لمبا عرصہ الفضل کی خدمت کی توفیق دے۔ اتنی بہترین پیش کش پر مبارکباد پیش کرتی ہوں میں نے تو حضرت اقدس کی فوٹو پر حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرسادی سے سنے ہوئے دو شعر لکھ لئے ہیں مجھے یہ تو علم نہیں کہ یہ شعر ان کے اپنے تھے یا کسی اور کے مگر پیر صاحب اکثر حضور کی فوٹو دیکھ کر گنگنانے لگتے تھے شعر یہ ہیں۔

؎ یہ لب کھلیں تو تڑپ جائیں سینکڑوں نغمے
یہ آنکھ اٹھے تو برس جائے کیفِ میخانہ

اور دوسرا یہ شعر ہے۔

ہم سے پوچھو اس نگاہِ ناز کی خونریزیاں
ہم نے دیکھا ہے تماشہ قتل کا ہوتے ہوئے

حضرت امام رابع جماعت احمدیہ کی فوٹو فریم سے مزین ہو کر میز پر سامنے رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت والی اور کام کرنے والی لمبی عمر دے اور کامیاب و کامران وطن واپس لوٹیں۔

ایک بار پھر بہترین اہتمام پر آپ کو اور ادارہ کے سب کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ اس نئی اور دوسری صدی میں ہم سب کو پہلے سے زیادہ کام کرنے قربانیاں دینے اور شکر ادا کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور ہر ہر قطرہ اسکے فضل و کرم کے ساتھ دریا بنتا رہے۔

— مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب۔ ایم اے
اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ (ریٹائرڈ)
نیشنل بنک آف پاکستان

آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ نے الفضل کو نئی جہت بخشی۔ یہ ایک ایسی ضرورت تھی جو بدلتے ہوئے حالات کا تقاضا تھی۔ اس نئی جہت کی شاید ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اب صحافت اور ادب دونوں چیزیں آپ کی ذات میں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ آج مذہبیت کا پہلے والا دور نہیں رہا۔ اب تو مذہب کے اظہار کو بھی جدید تقاضا کی روشنی سے ہم آہنگ کرنے کا وقت ہے تاکہ قارئین خوب دلچسپی لیں۔ ہمارے نہایت ہی محترم دوست جناب عبید اللہ علیم کی باتیں رسالہ خالد کے دسمبر ۱۹۸۸ء کے شمارے میں شائع ہوئی ہیں انہوں نے آج کل کے حالات کی روشنی میں ادبیات اور شاعری کی موجودہ ضروریات کا تجزیہ بہت اچھے انداز میں کیا ہے اور خاص طور پر انہوں نے اپنے خیالات کی تائید میں قدرتِ ثانیہ کے مظہر رابع کے کلام میں شعراء کے لئے پیغام نہایت خوبصورتی سے پیش کیا ہے جیسے حضور کا مندرجہ ذیل شعر ہے

؎ بس یاد دوست اور نہ کر فرش دل پہ رقص
سن کتنی تیرے پاؤں کی جانکاہ اداس ہے۔

یہ ہیں تقاضے آج کے۔ آپ نے بھی ان نئے تقاضوں کو خوب سمجھا اور الفضل کو نیا اسلوب اور نیا رنگ دیا۔ مثال کے طور پر میرے سامنے ۱۹ اپریل کا شمارہ ہے۔ اس میں "برطانیہ میں سائیکل میراتھن دوڑ" آپ کا برمحل اداریہ "نیکی اور سعادت"۔ کے موضوع پر۔ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کی غزل۔ جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کا مضمون "آپ کا تعارف"، ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی اور مرزا ادیب کی شخصیتوں کے بارے میں مضامین۔ "احمدیوں کی عید" والا اقتباس اور علاوہ جماعتی اور ذاتی خبروں کے ملکی اور عالمی خبریں۔ بھی کچھ اس پرچے میں ہے۔ گویا ایک خوبصورت گلدستہ ہے۔ جو آپ کی کاوشوں کا مرہونِ منت اور آپ کی سوچوں کا آئینہ دار ہے۔ آپ کا اپنا ایک شعر جو مذہبیت۔ ادب اور میلوڈی میں ڈوبا ہوا ہے آپ کو پیش کر کے اجازت چاہوں گا۔

؎ پرواز تو کرتا ہوں لیکن پرواز کہاں تک جائیگی
تم بھی تو عرشِ بریں سے کچھ تھوڑا سا نیچے آؤ نا

— محترمہ مسعودہ اختر جنود صاحبہ اہلیہ حاجی سید جنود اللہ صاحب

ہمارا پیارا اخبار الفضل کئی سال تک بند رہا اور اب اس کے اجراء پر جو خوشی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ جس روز الفضل کا پہلا پرچہ ملا۔ خاکسار ربوہ ہی میں تھی۔ فرطِ شوق سے دیکھا تو آنسو ہی رواں ہو گئے۔ خدایا اس کے بغیر تو دنیا ہی سونی ہو گئی تھی۔ پیارے آقا کے خطبات، آپ کے فرمودات، سلسلہ کی خبریں سب ہی سے محرومی تھی۔ گو ٹیسٹ سنتے تو تھے لیکن کبھی کبھی کوئی رہ بھی تو جاتی تھی۔ اب ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا سے منسلک ہو گئے ہیں۔ اور پھر اخبار میں آپ کی نظمیں بہت ہی پیاری ہوتی ہیں۔ جس کے لئے دوسرے دن سے اخبار کا انتظار شروع ہو جاتا ہے آپ نے اخبار میں جو جدت پیدا کی مثلاً بزرگوں کا ذکر خیر اور بعض پرانی نظمیں، اس سے بھی تسکین ملتی ہے۔ مکرم نیر صاحب بہت ہی بزرگ انسان تھے۔ ان کو سبز عمامہ پہنے اور چغہ زیب تن کئے قادیان کی گلیوں میں درس و تدریس دیتے ہوئے عاجزہ نے بھی دیکھا۔ لیکن اس وقت بچپن کا زمانہ تھا۔ اب جو ان کا ذکر خیر پڑھا تو تصور ہی تصور میں یکے از رفیق حضرت اقدس کو دیکھ کر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنے لگی۔ ہم نے تو چلتے پھرتے فرشتے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو بھی دیکھا سنا کرتے تھے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب فرشتہ ہیں فرشتہ۔ تو ہم بھی اپنی کم عمری میں کھڑے ہو جاتے کہ دیکھو وہ فرشتہ آ رہا ہے۔ ذرا غور سے دیکھ لیں پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی۔ غرض کہ بہت سے رفقاء کو آپ نے نئی پود سے ملانا ہے جو کہ بہت ہی اچھا قدم ہے۔ حضرت خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کی نظم پڑھ کر بھی بہت مزا آیا۔ براہ کرم اس سلسلہ کو جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ غور

ابا جی نے مڈل کے بعد سارے امتحانات بطور پرائیویٹ طالب علم ہی کے دیئے تھے۔ میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے منشی فاضل۔ البتہ ٹیچر ٹریننگ کے لئے سکول میں داخل ہوئے تھے۔ بی اے کا امتحان دیا تو پہلی دفعہ کامیاب نہ ہو سکے۔ دوسری دفعہ تو بہت اچھے نمبر لئے۔ اکیلے ہی رہتے تھے۔ خود ہی کھانا پکانا، گھر کے تمام کام اور پھر سکول میں انتہائی باقاعدگی کے ساتھ حاضری بی اے میں پہلی دفعہ کامیاب نہ ہونا کچھ اتنا عجیب نہ تھا۔ دوسری دفعہ جب کامیاب ہوئے تو مجھ سے کہنے لگے اس دفعہ جو مضمون (essay) لکھا ہے اس نے پڑھنے والے ممتحن کی آنکھیں کھول دی ہونگی کیونکہ اس مضمون میں اپنی طرف سے کم اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے حوالے زیادہ ہیں۔ یادداشت اچھی تھی۔ صفحوں پر صفحے زبانی یاد کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس مضمون کا بہت سا حصہ مجھے سنایا بھی۔

پہلی دفعہ جب کامیاب نہ ہو سکے تو ان سے ایک دوست پروفیسر نذیر احمد صاحب نے انہیں لکھا کہ جب قسمت یاوری نہیں کرتی تو حوصلہ و ہمت کامیابی کا باعث بن جاتے ہیں۔ یہ انگریزی زبان کا محاورہ ہے انہوں نے انگریزی ہی میں لکھا تھا

When luck fails
Pluck wins

اور یہ کیا شک ہے کہ انسان ناکام ہو کر بھی اگر کوشش جاری رکھے اور دل برداشتہ نہ ہو تو کامیابی اس کے پاؤں چومیگی۔ انگریزی کی وہ مختصر سی نظم بہت سے دوستوں نے پڑھی ہوگی۔ کوشش کرو پھر کوشش کرو۔ پھر کوشش کرو

"Try Try again"

ایک نفسیات کے ماہر نے کہا ہے کہ ناکامی دراصل کامیابی کے لئے ریہرسل ہوتی ہے۔ جب ہم ریہرسل کرتے ہیں تو وہ اصل کام تو نہیں ہوتا وہ تو صرف یہ دیکھنے کیلئے ہوتا ہے کہ جب یہ کام کرنا ہے تو کیا ہم ٹھیک سے کر سکیں گے۔ گویا کامیابی کی ایک جھلک قبل از وقت دیکھنے کے لئے ریہرسل کی جاتی ہے۔

واقعی ناکامی کامیابی کی ریہرسل ہے ہم میں سے کئی لوگ ایسے ہیں کہ ذرا سا ناکامی کا منہ دیکھا اور دل برداشتہ ہو گئے اور کوشش چھوڑ دی۔ اگر انسان یہ تہیہ کر لے کہ کامیابی ضرور حاصل کرنی ہے تو ہر ناکامی سے سبق لے گا اور پھر کامیاب ہو جائے گا اور غالباً یہ بات بھی درست ہے کہ ناکامی کے بعد جو کامیابی ہوتی ہے وہ ہوتی بھی شاندار ہے اور لطف بھی زیادہ دیتی ہے

ایک نوجوان نے ایم۔ ایس سی کا امتحان دیا۔ ایک مضمون میں کمپارٹمنٹ آگئی۔ پہلا تاثر تو یہ تھا کہ ساتھی تو پاس ہو گئے اور میں رہ گیا۔ میں نے کہا بھروسہ رکھو اور خوب محنت کر کے یہ پرچہ بھی کلیئر کر لو۔ نوجوان اپنی تعلیم میں مستعد تھا اور خوب سنجیدگی سے پڑھتا تھا۔ اس نے تہیہ کر لیا کہ اس مضمون کو نہ صرف کلیئر کرنا ہے بلکہ بہت اچھے نمبر لینے ہیں۔ پہلی دفعہ پاس ہو جاتا تو شاید چالیس کے قریب نمبر آجاتے۔ جب یہ پرچہ کلیئر کیا تو خدا کے فضل سے بہت زیادہ نمبر آئے اور سب پرچے ملا کر ڈویژن بہت اچھی ہو گئی۔ یہ نوجوان میرا بیٹا اظہر اقبال سیفی ہے اور اب خدا کے فضل سے انگلستان میں مزید تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس سے بڑا بیٹا انور اقبال سیفی بھی انگلستان میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ دعا کی بھی درخواست کرتا ہوں اور جو باتیں میں نے کہی ہیں ان پر غور کرنے کی بھی دعوت دیتا ہوں۔ کالم جو قابلِ غور ہوا۔

نسیم سیفی

بقیہ: قبولیت دعا

صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:

"ان سے بھی بڑھ کر ترقیات بخشے۔"

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ عزیز موصوف کے بارے میں اللہ تعالیٰ حضرت امام جماعت احمدیہ (رابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس دعا کو بھی بطور احسن قبول فرمائے۔ جو احمدیت کی صداقت کا نشان ہو۔ نیز عزیز موصوف اور ہم سب کو احمدیت کی عظیم الشان خدمات کی توفیق بخشے۔

(صوفی) خدا بخش عبد نذیر وی بی۔ اے
واقف زندگی۔

غانا کے احمدیہ سکول کی کامیابیاں

پرنسپل کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ کا خط

مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی وکیل التبشیر لندن نے مکرم پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی غانا کا ایک خط (جو حضرت امام جماعت احمدیہ کے نام ہے) ارسال کیا ہے۔ اس خط میں سکول کی ان نمایاں کامیابیوں کا ذکر ہے جو حضور انور کے فروری ۱۹۸۹ء کے مغربی افریقہ کے دورے کے بعد حاصل ہوئیں۔ یہ کامیابیاں اتنی نمایاں ہیں کہ ساری جماعت کے سامنے لانے سے اور انہیں زیادہ سے زیادہ اشاعت پذیر کرنے سے احمدی نوجوانوں کو مزید حوصلہ ملے گا اور سال جشن تشکر میں ضرورت کے مطابق ان کا ذکر کیا جا سکے گا۔ مکرم پرنسپل صاحب حضور انور کی خدمت میں تحریر کرتے ہیں کہ یہ خط وہ سکول کے سٹاف، طلباء اور اپنی طرف سے حضور کے شکریے کا اظہار کرنے کیلئے لکھ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سب حضور کے اس تحفے کے لئے تہہ دل سے ممنون ہیں جو ہمارے مربی انچارج مکرم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب نے حضور کی طرف سے بنیان اور نیکر کی صورت میں ہمیں عطا فرمایا ہے۔ یہ تحفہ ان طلباء کو دیا گیا ہے جو دوڑ میں حصہ لیتے ہیں۔ ہم حضور کے انتہائی ممنون ہیں کہ حضور ہمارے سکول میں مسلسل دلچسپی لے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور کی ۷ فروری ۱۹۸۸ء کی تشریف آوری کی برکات سے ہم متمتع ہو رہے ہیں۔ حضور کی تشریف آوری کے بعد سے اب تک مندرجہ ذیل کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

۴ مارچ ۱۹۸۸ء: ریجنل ایتھلیٹک مقابلوں میں۔ جو سکولوں اور کالجوں کے درمیان کروایا گیا تھا، ہم چیمپیئن قرار دئے گئے۔ ان مقابلوں میں ۷۰ سے زیادہ تعلیمی اداروں نے حصہ لیا۔

۲۱ مئی ۱۹۸۸ء: سکول کے ہیڈ ماسٹر (پرنسپل) کو غانا میں ایتھلیٹک کے فروغ کیلئے انٹرنیشنل ایمچیور ایتھلیٹک فیڈریشن سرٹیفکیٹ عطا کیا گیا۔

۲۸ مئی ۱۹۸۸ء: سکول کی والی بال ٹیم نے علاقائی چیمپیئن شپ جیتی۔

ستمبر ۱۹۸۸ء میں جو جون کے تعلیمی نتائج سامنے آئے آج تک کے نتائج میں سے سب سے بہتر نتائج تھے۔ اس میں دونوں درجوں کے امتحان شامل ہیں۔ (او) "O" لیول اور (اے) "A" لیول۔ یہ نتائج ۱۹۵۰ء سے لے کر (جب سکول قائم ہوا تھا) آج تک کے نتائج میں سب سے بہتر نتائج ہیں۔

۲۶ نومبر ۱۹۸۸ء: علاقائی والی بال ٹورنامنٹ میں ہمارے سکول کو چیمپیئن کا چیمپیئن قرار دیا گیا۔

۱۳ دسمبر ۱۹۸۸ء: ہمارے سکول کی لڑکیاں ٹیبل ٹینس میں علاقائی چیمپیئن قرار دی گئیں۔ اس ٹورنامنٹ میں انہوں نے مشہور میتھوڈسٹ ٹریننگ کالج کو تین/صفر سے ہرایا۔

۱۸ فروری ۱۹۸۹ء: سکول نے ایک علاقائی "سوال جواب" مقابلہ جیتا۔ یہ مقابلہ جوں کا توں ریڈیو پر براڈکاسٹ کیا گیا۔ ہمارے سکول کی ٹیم کے ۴۲ نمبر تھے جبکہ مقابلے پر آنے والی ٹیم کے صرف ۱۸ نمبر تھے۔

۲ مارچ ۱۹۸۹ء: ہمارے سکول کے ایک احمدی طالب علم کو جو کہ ۵ کی ٹیم میں سے ایک تھا نے ایک مضمون نویسی کے مقابلے میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس مقابلے میں سارے ملک کو شامل کیا گیا تھا۔

۳ مارچ ۱۹۸۹ء: ہمارے سکول نے علاقائی چیمپیئن شپ ½ ۱۶۱ پوائنٹ حاصل کر کے جیتی۔ جو سکول دوسرے نمبر پر آیا اسکے ۷۰ پوائنٹ تھے۔

ہم اس بات سے نہایت خوش ہیں کہ ہماری یہ کامیابیاں ہمارے سکول کے درخشندہ نام کو اور آگے بڑھانے میں مدد دیتی ہیں۔ خاص طور پر اس موقعے پر جبکہ احمدیہ جماعت دنیا بھر میں جشنِ تشکر منا رہی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو اپنے فضل سے صحت سے رکھے اور فعال لمبی عمر سے نوازے تاکہ حضور احمدیہ جماعت کو فتح کی منزل تک لے جائیں۔ ہماری عاجزانہ درخواست ہے کہ حضور ہم میں مسلسل دلچسپی لیتے رہیں اور ہماری مزید کامیابیوں کیلئے دعا کرتے رہیں۔

آپ کا تابعدار
یوسف۔ کے۔ ایفا
ہیڈ ماسٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نون۔ سین

زارِ روس

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا تھا۔
"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"
اور جس وقت حضور نے یہ بات فرمائی تھی کوئی شخص اندازہ بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کسی وقت روس کے زار کی حالت ایسی ہو جائیگی کہ اس پر یہ بات صادق آئے گی۔ وہ دنیا کا سب سے طاقتور بادشاہ تھا۔ اور کسی قسم کے حالات اس طرف اشارہ نہیں کرتے تھے کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے پھر ۱۹۱۸ء میں جو اس کے ساتھ ہوا اس سے کون واقف نہیں ہے۔

سیٹو کرا شا جو انگلستان کے اخبار "دی انڈی پنڈنٹ" کے مشرقی یورپ کے ایڈیٹر ہیں۔ ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء کے شمارے میں لکھتے ہیں کہ روسی شاہی خاندان اپنی موت کے بعد سوویٹ یونین کی موجودہ پالیسیوں کی تبدیلی جسے گلاس ناسٹ کہا جاتا ہے کا مزا چکھ رہا ہے۔ اخبار "ماسکو نیوز" نے کل یعنی ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء کو ایک خبر شائع کی ہے جو اس حکومتی اطلاعات کے بالکل متضاد ہے جو پہلے سے زار اور اس کی فیملی کی موت کے متعلق ریکارڈ میں موجود ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اس نئی خبر کے سلسلے میں ایک فلم سکرپٹ بھی تیار کیا گیا ہے۔ اخبار کا کہنا ہے کہ ایک شخص گیل ریا بوف جو روسی ہے اور جرائم کے متعلق لکھتا ہے، نے شاہی فیملی کی لاشوں کو مسخ شدہ حالت میں ۱۹۷۹ء میں دیکھا تھا لیکن اسوقت وہ اپنی اس نئی تحقیقات کو سامنے لانے کی جرأت نہ کر سکا اور 'ریا بوف' کا کہنا ہے کہ اس نے ایک شہر جسے ایکاٹرن برگ کہا کرتے تھے۔ اور جس کا اب نام سوورڈی لوفسک ہے۔ اس کے قریب ایک گڑھے میں یہ لاشیں دیکھی تھیں یہ گڑھا اورال کے مشرق میں ہے۔ لیکن اس نے اخبار "ماسکو نیوز" کو بتایا کہ میں نے جو اسوقت تحقیقات کی تھی اس کے نتائج شائع نہیں کر سکتا تھا۔ حالات بالکل مختلف تھے اور اسوقت کوئی شخص ان لاشوں کی کھوپڑیوں اور ہڈیوں کو شناخت کرنے کے لئے آگے نہیں آسکتا تھا۔ انکی شناخت تھی ویسے خاصی آسان۔ اس نے اپنی تحقیقات کی بنیاد اس بات پر رکھی کہ لاشوں کی تعداد کتنی ہونی چاہیئے زخم کہاں کہاں اور کس طرح لگے اور مصنوعی بتیسی جس کا انہی دنوں اخبارات میں ذکر آگیا تھا۔ اس کی کیفیت اور مٹی کے برتن جن کو توڑا پھوڑا گیا تھا ان برتنوں میں تیزاب تھا اور یہ لاشوں کے اردگرد رکھے گئے تھے۔ نکولس ثانی۔ اس کی بیوی الیگزینڈرا۔ ان کی چار بیٹیاں اور بیٹا جس کا نام الیکسی تھا۔ ان سب کو چیکا خفیہ پولیس نے گولیوں سے اڑایا تھا۔ ان کے ساتھ ان کے چار ذاتی ملازم بھی تھے۔ اور گولیاں مارنے کا واقعہ ایک تاجر کے گھر میں وقوع پذیر ہوا۔ یہ تاجر ایکاٹرن برگ میں رہتا تھا ریا بوف کا کہنا ہے کہ گیارہ کی گیارہ لاشیں مل گئی ہیں۔ یہ اس بات کی تردید کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہے کہ زار کی سب سے چھوٹی بیٹی انستیسیا زندہ بچ گئی تھی۔ اب تک یہی کہا جاتا رہا ہے کہ لاشوں کو کسی جگہ سے نیچے گرایا گیا تھا اور تیزاب کے ساتھ ان کو مسخ کر دیا گیا تھا لیکن ریا بوف کا کہنا ہے کہ انہیں ایک دلدل میں دبا دیا گیا تھا لاشوں کے چہرے بندوق کی نالی مار مار کر مسخ کئے گئے تھے تاکہ پہچانے نہ جا سکیں اور پھر انکو گندھک کے تیزاب میں ڈبویا گیا تھا لیکن تیزاب کا بہت سا حصہ زمین میں جذب ہو گیا۔ اور وہ ہڈیوں تک نہ پہنچ سکا۔ مسٹر ریا بین اس بات کی تردید کرتے ہیں کہ زار اور اس کی خواتین کی موت کی ذمہ داری مقامی صرف اور صرف مقامی افسروں پر ڈالی جا سکتی ہے۔ ماسکو میں بالشویک رہنماؤں نے اس بات کی اجازت دی تھی کہ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے اور مورخ سمجھتے ہیں کہ اس سے کافی سخت نتائج نکلنے کا امکان تھا۔

ڈومینک لی وین جو روسی طرزِ حکومت کے لندن سکول آف اکنومکس میں لیکچرر ہیں کا کہنا ہے کہ سٹالن کو تشدد پسندی ورثے میں ملی تھی۔ یہ ان کا اپنا ذاتی انداز نہیں تھا۔ ہیری شک مین جو سینٹ اینتھونی کالج آکسفورڈ میں روسی تاریخ کے استاد ہیں کہتے ہیں کہ ماسکو نیوز نے پتنگ اڑائی ہے لیکن ان کا بھی یہ خیال ہے کہ اگر یہ بات جواب پیش کی جا رہی ہے درست ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ لینن نے اپنے آپ کو اس فیصلے میں یعنی شاہی خاندان کو موت کے گھاٹ اتارنے میں ملوث کر لیا ہوا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ریا بوف کس طرح یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہڈیاں شاہی افراد کے خاندان کی ہی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ بھی کوئی سیاسی چال ہے رابرٹ سروس جو لندن یونیورسٹی میں روسی تاریخ کے پروفیسر ہیں، کا خیال ہے کہ روس میں قومی جذبات میں تہلکہ مچانے سے ڈرنے والے لوگ اس موضوع پر آج سے پہلے بات نہیں کر سکے۔ ۱۹۷۹ء میں روسی قوم پرستی کے سلسلے میں لوگ اتنا ہی ڈرتے تھے جتنا کہ آج ڈرتے ہیں لیکن آج کسی حد تک کیفیت ایسی ہے کہ وہ گھنٹی بجانے کیلئے تیار ہیں۔ اگرچہ لوگ اس بات سے بھی ڈرتے ہیں کہ کہیں لوگ اس جگہ کو زیارت کی جگہ نہ بنالیں۔

بادشاہ جارج پنجم جو موجودہ ملکہ کے دادا تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں کسی صورت میں بھی اپنے رشتہ داروں کے قاتلوں سے ہاتھ ملانے کے لئے تیار نہیں ہوں لیکن اب ملکہ روس جائیں گی جیسا کہ ان کے دورے کا پروگرام طے ہو چکا ہے تو انہیں بہت سے لوگوں کے ساتھ ہاتھ ملانا پڑے گا۔ اگرچہ اس بات کی امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ سفر ڈوفسک جائیں گی۔ اس مضمون کے ساتھ زار اور اس کے خاندان کے افراد کی تصویر دی ہوئی ہے اور ایک تصویر کھوپڑی کی ہے جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ یہ زارِ روس کی کھوپڑی ہے۔

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

اطلاعات و اعلانات

لجنات توجہ فرمائیں

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال کے سات ماہ گزر چکے ہیں لیکن بہت کم لجنات کی طرف سے لازمی چندہ جات وصول ہوئے ہیں جو کہ لمحہ فکریہ ہے تمام لجنات کو فرداً فرداً اور ضلعی صدران کو بار بار یاد دہانی کے باوجود ابھی تک وصولی کی شرح بہت کم ہے ضلعی صدران کوشش کریں کہ ان کے ضلع کی کوئی لجنہ نادہند نہ رہے۔ ہر لجنہ کو چاہیئے کہ نئی صدی کے پہلے سال میں۔ "نیکیوں میں آگے بڑھو!" کے تحت آگے آئیں۔ تاکہ چندہ دہندہ مجالس میں ان کا شمار ہو۔ اور لجنہ مرکزیہ کا بجٹ سال کے آخر تک پورا ہو جائے

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے چچازاد بھائی مکرم مسعود احمد صاحب ابن چوہدری منیر احمد صاحب بھٹی احمد پور شرقیہ کا نکاح مکرمہ فرحانہ جبیں صاحبہ بنت محمد یوسف صاحب بھٹی جڑانوالہ سے -/۲۵،۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک مکرم فخر الحق شمس مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔

افراد خاندان حضرت اقدس اور قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو فریقین کیلئے باعث برکت بنائے۔

وسیم احمد بھٹی
دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

برادرم شیخ نصیر احمد صاحب ابن شیخ ظہور الدین دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ رخسانہ ناہید بنت چوہدری محمد یوسف صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ سے مبلغ -/۳۰،۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۸-۵-۸۹ کو بیت المبارک میں پڑھا اور دعا کروائی، ۱۴ مئی کو بارات دارالعلوم سے دارالرحمت گئی۔ رخصتی کے وقت محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دعا کروائی۔ ۱۵ مئی کو دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرماوے۔

شیخ نعیم احمد ابن شیخ ظہور الدین
دارالعلوم غربی۔ ربوہ

اعانت الفضل

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ دہاڑی نے اعانت الفضل کیلئے مبلغ -/۱۰۰ روپے ارسال کئے ہیں۔ وہ درخواست کرتی ہیں کہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں پوتے اور نواسوں کو صحت والی لمبی عمریں عطا کرے اور دین کا خادم بنائے۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ اپنے فوت شدہ بزرگوں کا تحریک جدید کا کھاتہ دوبارہ جاری کروا چکے ہیں؟

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت سیدنا امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسندِ امامت پر متمکن ہونے کے بعد تحریک جدید کے سال کا اعلان فرماتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ تحریک جدید کے دفتر اوّل کے وفات شدہ مجاہدین کے تمام کھاتے ان کے ورثاء دوبارہ جاری کروائیں تا قیامت تک ان مجاہدین کے نام تاریخ میں روشن رہیں اور ان کی قربانیوں کی یاد ہمیشہ تازہ رہے۔

امسال تحریک جدید کا اعلان فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے پھر ایکبار اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

"جب ان کی (یعنی مجاہدین دفتر اوّل، ناقل) اولادوں پر میں نے نگاہ ڈالی تو پتہ چلا کہ ان میں سے اکثر بلکہ میرے واقفوں میں سے سارے ہی غیر معمولی طور پر دنیاوی لحاظ سے خوشحال تھے۔ اور ہو نہیں سکتا کہ اگر انکو پتہ چلے کہ کن بزرگوں کے ناموں اور کن کی نیکیوں کو انہوں نے زندہ کرنا ہے۔ تو وہ سعادت سمجھتے ہوئے ان میں شامل نہ ہوں۔ اب وکیل اعلیٰ صاحب نے ایک سال کے اندر اندر ان بظاہر گمشدہ بزرگوں کو دوبارہ دریافت کرنے کا وعدہ کیا ہے جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ بہت بھاری تعداد کا چندہ دائمی ہو جائے گا۔ اور پھر جو باقی رہ جائیں گے۔ ان کے چندوں کو زندہ رکھنے کا عہد میں حسب توفیق نبھاتا رہوں گا۔" (خطبہ جمعہ ۴ نومبر ۱۹۸۸ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کے کھاتہ جات جاری کروانے کے لئے ایک سال کی مہلت عنایت فرمائی تھی اس میں سے اب تقریباً سات ماہ گزر چکے ہیں۔ دفتر ہذا مختلف جماعتوں اور افراد سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر خود بھی ورثاء سے رابطہ قائم کر رہا ہے اور ورثاء بھی اپنے بزرگان کا چندہ جاری کروانے کیلئے دفتر سے رابطہ کرتے رہتے ہیں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اگر آپ ان خوش نصیب افراد میں شامل ہیں جن کے بزرگان کو دفتر اوّل میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی تھی تو براہِ مہربانی جلد اپنی جماعت میں انکی طرف سے تحریک جدید کا چندہ جاری فرما کر دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں تا سال کے آخر میں ہم اپنے امام کو سو فیصد کھاتہ جات جاری ہو جانے کی خوشکن اطلاع پہنچا کر حضور کی دعائیں اور خوشنودی حاصل کر سکیں۔

خدا تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔ (وکیل المال اوّل، تحریک جدید)

جاپانی سٹیل چادر کے بنے ہوئے مضبوط اور پائیدار روم کولر مختلف سائز میں دستیاب نیز فریج، ڈیفرنز، ائر کنڈیشنر، روم کولر اور واشنگ مشین کی معیاری ریپیئرنگ کیلئے

فریج ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ

تپ دق کورس T.B COURSE

ایک ماہ کی ادویات کا کورس قیمت: ۵۰/- لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

خبریں

- انقرہ میں وزیر اعظم بینظیر بھٹو اور ترک وزیر اعظم کے درمیان باضابطہ مذاکرات ہوئے۔ انہوں نے دوطرفہ تعلقات اور علاقائی اور بین الاقوامی مسئلوں پر تبادلہ خیال کیا۔ ترک وزیر اعظم جناب ترگت اوزال نے پاکستان میں جمہوری عمل کی بحالی کا خیر مقدم کیا۔

  وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ترکی ہر پاکستانی کا دوسرا گھر ہے اور اس ملک میں آنا ہمارے لئے خوشی اور اعزاز کا باعث رہا ہے۔

- پاکستان اور بھارت دہشت گردی اور سمگلنگ کی روک تھام کیلئے ٹھوس اقدامات پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ یہ سمجھوتہ اسلام آباد میں دونوں ملکوں کے وفد کے سیکرٹریوں کے درمیان حال ہی میں طے پایا ہے۔

- چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ نشیات کے عادی افراد کے ساتھ مجرموں کا سا سلوک کرنے کی بجائے مریضوں کا سا سلوک روا رکھنا چاہیئے۔

- پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا اجلاس مسلسل جاری ہے۔ کمیٹی مختلف حسابات کی جانچ پڑتال کر رہی ہے۔ جانچ پڑتال کے دوران معلوم ہوا ہے کہ گھی کارپوریشن کو ۶۰۰ ملین روپے کے نقصانات ہوئے جبکہ سیڈ ڈویژن میں ۹۳ ملین روپے کا نقصان ہوا۔ جس کی وجہ کارپوریشن کے افسروں کا غیر منصفانہ طرزِ عمل ہے۔

  یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن کو بھی مسلسل نقصان کا سامنا ہے۔

- احمد فہیم مغل کو وزیر اعظم ہاؤس کراچی اور "المرتضیٰ" لاڑکانہ میں وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو کا نجی سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ وہ وزیر اعظم کی قیام گاہوں کے عمومی انتظام و انصرام کی دیکھ بھال اور وزیر اعظم کی ہدایت پر تنفیذ کا کام سرانجام دیں گے۔

- عالمی بینک اور آئی ایم ایف نے پاکستان کی وفاقی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ سرکاری و نیم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں مہنگائی کے حساب سے اضافہ نہ کیا جائے اور تنخواہوں میں اضافہ کی شرح افراطِ زر میں اضافہ کی شرح سے کم رکھی جائے تاکہ ملک کے اندر مالیاتی کنٹرول کو سخت کیا جائے۔

- ملک بھر کے ہزاروں کلرکوں نے اپنے مطالبات کی حمایت میں مری روڈ پر مظاہرہ کیا۔ جسکی وجہ سے راولپنڈی اور اسلام آباد کے درمیان ٹریفک کئی گھنٹے معطل رہی۔

- ایران کے مذہبی راہنما آیت اللہ خمینی کا اندرون جسم خون جاری ہونے کے بعد آپریشن ہوا۔ خمینی صاحب کے صاحبزادے نے اپنے ۸۶ سالہ باپ کے بارے میں بتایا کہ انکی حالت اچھی ہے۔

- نجی شعبہ میں قائم گھی کی بعض ملوں نے گھی کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ ۱۶ کلوگرام کے ڈبہ کی قیمت میں ۳۰ روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جو ۲۸۵ روپے میں فروخت ہو رہا ہے۔

صادق المحبت انسان جو سچی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے وہ وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔

ضمیمہ براہین احمدیہ

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینیجر: مشہور دواخانہ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۹۰۶